فراقؔ گورکھپوری

(1896ء – 1982ء)

ان کا نام رگھوپتی سہائے، اور فراقؔ تخلص تھا۔ شاعری انھیں ورثے میں ملی تھی اور ان کے والد منشی گورکھ پرشاد عبرتؔ گورکھپوری اپنے وقت کے مشہور شاعر تھے۔ فراقؔ بھی بچپن ہی سے شعر کہنے لگے اور انھوں نے نظم، غزل، رُباعی وغیرہ شعری اصناف میں طبع آزمائی کی۔ ان کا شمار اردو کے اہم شعرا میں ہوتا ہے۔ 1917ء میں کانگریس میں شامل ہوئے اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ الہ آباد یونیورسٹی میں انگریزی کے استاد تھے۔

فراقؔ کا کلام انسانی عظمت اور دردمندی کے احساس سے بھرا ہوا ہے۔ انھوں نے عشقیہ معاملات کے ساتھ ساتھ زندگی کے دیگر مسائل کو بھی موضوع بنایا ہے۔ ان کی زبان میں گھلاوٹ اور مٹھاس ہے۔ انھوں نے عشق کے معاملات کو اکثر بالکل نئے ڈھنگ سے پیش کیا ہے اور بعض نئے مضامین بھی استعمال کیے ہیں۔ رباعی میں انھوں نے سنسکرت کے سنگھار رس سے استفادہ کرتے ہوئے معشوق کو ایک نئے اور دلکش گھریلو رنگ میں پیش کیا۔

’نغمۂ ساز‘، ’غزلستان‘، ’شعرستان‘، ’شبنمستان‘، ’روحِ کائنات‘، ’گُلِ نغمہ‘، ’روپ‘ اور ’گلبانگ‘ کے نام سے کئی شعری مجموعے شائع ہو کر مقبولیت حاصل کر چکے ہیں۔ انھوں نے اعلا درجے کی تنقید بھی لکھی۔ ان کی نثری کتابوں میں ’اندازے‘ اور ’اردو کی عشقیہ شاعری‘ معروف ہیں۔ فراقؔ گورکھپوری کو گیان پیٹھ ایوارڈ اور دوسرے کئی اہم اعزازات سے بھی نوازا گیا۔

© NCERT not to be republished

4914CH14

غزل

سر میں سودا بھی نہیں، دل میں تمنّا بھی نہیں
لیکن اس ترکِ محبّت کا بھروسا بھی نہیں

ایک مدّت سے تری یاد بھی آئی نہ ہمیں
اور ہم بھول گئے ہوں تجھے، ایسا بھی نہیں

یوں تو ہنگامے اٹھاتے نہیں دیوانۂ عشق
مگر اے دوست، کچھ ایسوں کا ٹھکانا بھی نہیں

دل کی گنتی نہ یگانوں میں، نہ بیگانوں میں
لیکن اُس جلوہ گہہِ ناز سے اٹھتا بھی نہیں

آج غفلت بھی ان آنکھوں میں ہے پہلے سے سوا
آج ہی خاطرِ بیمار شکیبا بھی نہیں

ہم اُسے منھ سے بُرا تو نہیں کہتے کہ فراقؔ
دوست تیرا ہے، مگر آدمی اچھّا بھی نہیں

فراقؔ گورکھپوری

مشق

لفظ و معنی

سودا : جنون، دیوانگی

تمنّا : آرزو، خواہش

ترک کرنا : چھوڑنا

© NCERT not to be republished

یگانہ : اس لفظ کے اصل معنی ہیں ’جس کی کوئی نظیر نہ ہو، واحد‘ لیکن شاعر نے یہاں اسے ’بیگانہ‘ کی ضد کے طور پر استعمال کیا ہے

بیگانہ : غیر

جلوہ گہہ : جلوہ، صورت، یا صورت کی جھلک نظر آنے کی جگہ

ناز : ادا

شکیبا : جسے صبر حاصل ہو، جسے صبر آجائے

خاطر : دل

رنجش : ناراضگی

بے جا : نامناسب، بلا وجہ، بے سبب

غور کرنے کی بات

- فراؔق کی غزل گوئی منفرد آہنگ و انداز رکھتی ہے۔
- فراؔق کی غزل میں روایت کا پاس بھی ہے اور جدّت کا اظہار بھی ہے۔
- فراؔق کے اسلوب میں صفائی اور بے ساختگی ہے جس کی ایک مثال یہ غزل ہے۔

سوالوں کے جواب لکھیے

1. مطلعے میں شاعر نے کس کیفیت کا اظہار کیا ہے؟
2. ’خاطرِ بیمار‘ سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
3. غزل کے تیسرے شعر میں محبّت کرنے والے کی کس نفسیاتی کیفیت کو بیان کیا گیا ہے؟
4. جلوہ گہہِ ناز سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

عملی کام

- استاد کی مدد سے شعروں کی صحیح قرأت کیجیے۔
- غزل کے اشعار خوش خط لکھیے۔
- ذیل میں دیے گئے اشعار کو مکمل کیجیے:

.... آج ہی خاطرِ بیمار شکیبا بھی نہیں

دل کی گنتی نہ یگانوں میں، نہ بیگانوں میں ....

© NCERT not to be republished